بیان کی ہم سے سعد بن عبد اللہ نے روایت کرتے ہوئے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے ابی عبد اللہ محمد بن خالد برقی سے، انہوں نے جعفر بن محمد صوفی سے، ان کا بیان ہے **کہ ایک مرتبہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی الرضاؑ (امام محمد تقی) علیہ السلام سے سوال کیا اور عرض کیا کہ فرزند رسولؐ بتائیں کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمی کے لقب سے کیوں یاد کیا جاتا ہے؟**

امام نے فرمایا: لوگ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں (راوی) نے عرض کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے اس لئے ان کو اُمی کہتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا: اللہ ان پر لعنت کرے یہ کیسے ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتابِ محکم میں ارشاد فرماتا ہے: هُوَ الَّذِي

بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۲﴾

ترجمہ: وہ (اللہ) وہی ہے جس نے اُمی قوم میں انہیں میں سے ایک رسولؐ بھیجا جو ان کو اس (اللہ) کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاکیزہ بناتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے پہلے لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے۔ (سورہ جمعہ، آیت 2)

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو شخص لکھنا پڑھنا خود نہ جانتا ہو وہ دوسروں کو کیسے پڑھائے گا اور حقیقت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 72 زبانوں میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ (راوی کا کہنا ہے کہ یا شاید آپؐ 73 زبانوں میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے) اور آپؐ کو اُمی کے لقب سے اس لئے یاد کیا گیا کہ یہ مکہ کے باشندے تھے اور مکہ ہی ام لقریٰ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا۔ ترجمہ: تاکہ تم مکہ والوں اور اس کے ارد گرد والوں کو ڈراؤ۔ (سورہ انعام، آیت 92) (ام القریٰ مکہ کو کہتے ہیں اسی لیے آنحضرتؐ اُمی کہے گئے)

بیان کیا ہم سے حسن بن علی بن احمد صایغ رضی اللہ نے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن محمد بن سعید کوفی نے، انہوں نے کہا بیان کیا ہم سے جعفر بن عبید اللہ نے روایت کرتے ہوئے حسن بن محبوب سے، انہوں صالح بن سہل سے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کہ قریشیوں میں سے کسی نے رسول اکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: یا رسولؐ اللہ آپؐ تمام انبیاء سے افضل اور سابق کیسے ہوئے۔ آپؐ تو تمام انبیاء کے آخر میں اور خاتمہ پر آئے۔ رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا: **میں ہی وہ مخلوق ہوں جس نے اپنے رب کی ربوبیت کا اقرار کیا اور جب انبیاء سے عہد و میثاق لیا تو ان کو ان کے نفسوں پر شاہد بنایا اور پوچھا: کیا میں تم سب کا رب نہیں ہوں تو سب سے پہلے میں نے جواب دیا۔ سب سے پہلے بلیٰ کہا۔ اس طرح میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت کے اقرار میں سب سے سابق رہا۔**

(علل الشرائع، صفحہ 165)